اسلامی ہند

غزوہ ہند کی فضیلت

حضرت ثوبانؓ (بنی ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ " میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے محفوظ فرمایا ہے۔ایک وہ جماعت جو ہندوستان میں جہاد کرے گی دوسری جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گی۔۔

(نسائی کتاب الجہاد و مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان کے جہاد کا وعدہ فرمایا(حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ) اگر اس جہاد کو میں نے پالیا تو میں اپنی جان و مال اس (جہاد) میں قربان کر دوں گا، اگر میں شہید ہو گیا تو میں افضل شہداء میں سے ہوں گا، اور اگر واپس آگیا تو جہنم سے آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔

(سنن النسائی المجتبی، ج:٦، ص:٤٢)

شمارہ ۱

محرم الحرام ۱۴۳۵ھ / نومبر ۲۰۱۳ء

القرآن

تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور ممکن ہے تم کسی چیز کو ناگوار سمجھو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔۔۔

(سورۃ البقرۃ ٢١٦)

الحدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا: جو اس حال میں مر گیا کہ نہ جہاد کیا، اور نہ جہاد کے لئے خود کو تیار کیا، وہ نفاق کی ایک خصلت پر مرا۔

(اخرجہ مسلم رقم ۱۹۱۰، و احمد ۸۸۵۲، ابوداود ۲۵۰۲، والحاکم ۲۴۱۸)

فہرست مضامین

مسافرانِ راہِ وفا

اداریہ

صحیح حدیث میں ہے ''اسلام کا آغاز مسافرانہ بے کسی میں ہوا اور پھر وہ مسافرانہ بے کسی میں ہو گا تو مسافرت کے بے کسوں کو مبارک باد ہو'' اسلام کا آغاز اس وقت ہوا، جب حق کی آواز بند ہو چکی تھی، دینِ ابراہیمیؑ کا وجود کا سایہ ہو کر رہ گیا تھا، کفر اور شرک کی تاریکی ہر طرف پھیلی تھی، نبوت کا نور چھ صدیوں سے زیرِ نقاب تھا، توحید کی دعوت ایک بیگانہ آواز تھی، جو مسافرانہ بے کسی کے عالم میں محمد بن عبداللہ ﷺ کی مبارک زبان سے بلند ہوئی، پورب، پچھم، دائیں، بائیں، ہر طرف اس صدائے حق کو اجنبی اور نامانوس سمجھا گیا، آواز دینے والے نے حسرت سے چاروں طرف دیکھا اور ہر طرف اس کو وہی بیگانگی، اجنبیت اور مسافرانہ بے کسی کا منظر نظر آیا۔

رفتہ رفتہ یہ اجنبیت دور ہوئی، بیگانگی کافور ہوئی، آواز کی کشش اور نوائے حق کی بانسری نے دلوں میں اثر کیا، کان والے سننے لگے اور جو سننے لگے سر دُھننے لگے، یہاں تک کہ وہ دن آیا کہ سارا عرب اس کیف سے معمور اور اس شراب سے مخمور ہو گیا اور اسلام کا مسافر اپنے گھر پہنچ کر اپنے عزیزوں اور دوستوں میں ٹھہر گیا۔

انوار نبی ﷺ کے جلوؤں سے ہر گوشہ دل معمور ہو

وحدت کا اُجالا پھیل گیا ، الحاد کا سایہ دور ہوا۔

اب وہ قافلہ بن کر آگے چلا عرب کے ریگستانوں سے نکل کر عراق کی نہروں اور شام کے گلستانوں میں پہنچا، پھر آگے بڑھا اور ایران کے مرغزاروں اور مصر کی وادیوں میں آکر ٹھہرا، اس سے آگے بڑھا تو ایک طرف خرسان وترکستان سے ہو کر ہندوستان کے پہاڑوں اور ساحلوں پر اس کا جلوہ نظر آیا اور دوسری طرف افریقہ کے صحراؤں کو طے کر کے اس کا نور بحرِ ظلمات کے کنارے چمکا دیا۔

اب آہستہ آہستہ قافلے کے لوگ چھٹنے لگے تماشائی تماشا کرتے دور نکل گئے، کتنے حُسنِ ظاہر کے طلب گار اور طبعی مناظر کے شوقین ان تماشوں میں اپنے سفر کے مقصد کو بھول گئے اور جہاں پہنچ گئے وہیں رہ گئے۔

اب وہ مسافر پھر تنہا ہے۔ اس کی آواز میں پھر بیگانگی آگئی، صدائے حق صدا بصحر ہو گئی، آخر قافلے کی بانگِ درا خاموش ہو گئی اور کاروان یکسر خوابِ میں محو ہو گیا۔

ایک نہایت رنجیدہ منظر یہ ہے کہ بہت سے ہمت وعزم کے نوجوان، قوت ارادی اور قوتِ عمل کے مالک، کم نگاہی یا مسلمانوں کی بد قسمتی سے اپنی کار آمد قوتیں بے

کار اور اکثر مضر چیزوں میں ضائع کررہے ہیں، اُن آوارگان فکر و عمل کو اگر صحیح راستہ نظر آجائے اور خدا کی توفیق سے اس پر قدم اُٹھائیں تو بہت جلد منزل تک پہنچ سکتے ہیں، اسلام کی خدمت اور نوعِ انسانی کی سعادت کا ایک ہی لائحہ عمل ہے، جو "صدائے جہاد ہند" میں بتایا جارہا ہے، اور وہ وہی ہے جس کے مطابق جنابِ رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدینؓ، اور مجددینِ اُمّت نے عمل کیا، یعنی دنیا میں اسلامی شریعت اور خلافت کا صحیح نظام صحیح طریقہ سے نافذ کرنا اور اسلام کے اخلاقی، روحانی، مادّی، سیاسی غلبے کی کوشش کرنا۔

اسی طرح مسلمانوں کی منزل مقصود کا بھی صرف ایک ہی راستہ ہے، اور وہ وہی راستہ ہے جس سے اس اُمت کا پہلا قافلہ منزل تک پہنچا۔'لن یصلح آخر ھذہ الأمۃ الا اصلح اولھا''اس اُمت کے پچھلوں کی اصلاح صرف وہی چیز کرسکتی ہے جس نے اگلوں کی اصلاح کی تھی، یعنی دین خالص اور اس کی پیروی۔

انسان کی طبیعت پر جس قدر ایثار اور قربانی اور سرفروشی کا اثر پڑتا ہے کسی چیز کا نہیں پڑتا ہے، اس کے سامنے پوری منطق اور تمام بحث واستدلال بے اثر ثابت ہوتا ہے، بڑے سے بڑا تن آسان اور عافیت کوش بھی ایسے لوگوں کا کلمہ پڑھتا ہے۔

جو اپنے خون سے تاریخ رقم کر گئے اور جو ابھی میدانِ جہاد میں مصروفِ عمل ہیں انہی بے مثال اور بے نظیر سرفروشوں کی قربانیوں کو پیش کرنے اور نوجوانانِ اسلام کو بیدار کرنے کے لئے "صدائے جہادِ ہند" پیش کیا جارہا ہے۔

"صدائے جہادِ ہند"نوجوانوں کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ خود کو بدلنے کے بجائے زمانے کو بدلنے کی ہمت پیدا کریں۔

نازکیا اس پہ جو بدلہ ہے زمانے نے تمہیں

مرد وہ ہیں جو زمانے کو بدل دیتے ہیں!

سلطنتوں کو فتح کرنے کا حوصلہ رکھیں کہ نوجوانوں نے یہ بھی کیا ہے، جسم کی آرائش وزیبائش کو چھوڑ کر بزمِ جہاں کی آرائش کی فکر کریں اور دیکھیں کہ کیا چیزیں کم ہیں تو پوری کردیں، کیا رخنے ہیں کہ بھر دیں، کیا چیزیں بیکار ہوگئی ہیں تو نکال دیں۔

اہلِ خانقاہ ومشائخ کو اس کا پیغام ہے کہ :-

اے پیرِ حرم، رسم و رہ خانقاہ چھوڑ مقصود سمجھ میری نوائے سحری کا

اللہ رکھے تیرے جوانوں کو سلامت دے انکو سبق خود شکنی، خود نگری کا

تو ان کو سکھا خارہ شگافی کے طریقے مغرب نے سکھایا انہیں فن تیشہ گری کا

دل توڑ گئی ان کا دو صدی کی غلامی دارو کوئی سوچ ان کی پریشان نظری کا

حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما

جمع وترتیب: ابنِ اسلام

صحابہ کرامؓ کے لیے جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان کتاب میں ان کی مبارک زندگی اور صفات وکمالات کا ذکر کردینا ضروری سمجھ کر نازل کا۔ وہیں رسول اللہ ﷺ نے بھی بہت سی اجتماعی صفات اور بہت سی انفرادی صفات کا وقتاً فوقتاً ذکر کرکے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحبت یافتگان وفیض یافتگان کا بڑے ہی خوب صورت انداز میں تعارف فرمایا۔ ان بہت سے تعارفی وتعریفی کلمات نبوی ﷺ میں سے ایک جامع اور ہمہ گیر ارشادیوں ہے کہ ''میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے جس کسی کی بھی تم پیروی کرلوگے ہدایت پاؤ گے''۔

آفتاب نبوت سے روشن ہونے والے انہیں ستاروں میں سے دوستارے فاتحِ بیت المقدس حضرت عمر فاروقؓ اور ذوالنورین حضرت عثمانِ غنیؓ ہیں۔ اس مختصر سی تحریر میں انہیں دونوں عظیم ہستیوں کے کچھ حالات بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر بن خطابؓ وہ خوش قسمت انفرادی شان رکھنے والے شمع رسالت کے پروانے ہیں کہ ان بہت سی خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ نے انہیں بارگاہ رب ذوالجلال میں دل کی گہرائیوں سے دعا کرکے مراد بنا کر مانگا۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی اس مراد کو اس طرح پورا فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے اسلام قبول فرمالیا۔ اللہ تعالیٰ نے کعبۃ اللہ میں اذان اور نماز باجماعت پڑھنے کا ذریعہ حضور اکرم ﷺ کے ''مرادِ رسول'' کو بنایا وہی مکہ جہاں مسلمان سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی بدولت سرِ عام بیت اللہ میں اعلانیہ نمازیں ادا کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عمرؓ کے اسلام کو ایک فتح قرار دیتے ہیں، ان کے مسلمان ہونے کے بعد قریش کے کئی ایسے افراد نے اسلام قبول کیا جو مسلمانوں کو دی جانے والی اذیتوں سے خوف زدہ ہو کر قبول اسلام سے ہچکچا رہے تھے۔

نبی کریم ﷺ کی قربت وصحبت حاصل کرنے کے بعد حضرت عمرؓ کی فطری صلاحیتوں کا وہ شاندار وعظیم الشان مظاہرہ نظر آیا کہ حضرت عمرؓ بعض انفرادی خوبیوں سے ممتاز ہوگئے، چنانچہ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر امت کے لوگوں میں ایک محدث (یا معلم) ہوا کرتا تھا۔ میری امت میں ایسا (محدث) کوئی ہے تو وہ عمر (ابن خطاب) ہیں'' (بخاری ومسلم)

عمرؓوہ انعام ہےاللہ تعالیٰ کی طرف سے، وہ ہدیہ وسوغات ہےاللہ کی طرف سےاوراللہ تعالیٰ ہی جانتاہے کہ اس کے ہدیہ اورانعام کی کیاقدروقیمت ہے؟ایسے بہت سے مواقع آئے بڑے بڑےاہم واقعات پیش آئے کہ قرآنی آیات کے نزول سے پہلے ہی کوئی بات نور نبوت کی شعاؤں سے منور ہونےوالے قلب عمر پر پڑتی تھیں، حق سمجھ میں اوردل میں آجاتاتھا،اس کااظہاروہ برملاکردیتے تھےاورپھران کی موافقت اورتائیدمیں حق سبحانہ وتعالی اپنے حبیب نبی کریمﷺکوتوجہ دلاکر قرآن حکیم کی آیات بینات نازل فرمارہے تھے۔آدمی تصورنہیں کرسکتاایسی موافقت کی، ایسے شان نزول سےوابستہ یعنی حضرت عمرؓ کی موافقت رکھنےوالی آیات متعدد ہیں،کم وبیش تیس مواقع ایسے ہیں کہ رب کائنات ذوالجلال نےاپنے بندہ عمر،اپنے رسولﷺکےوزیرِ دنیوی کے خیالات اوراقوال کے مطابق آیات قرآنی نازل فرمائیں جن کومحدثین ومورخین کی اصطلاح اورحقیقت پرمبنی کلمات کو''موافقات عمرؓ''کہا جاتا ہے،تفصیلات حدیث کی کتابوں موجود ہیں۔

وہ عمرؓجو سختی اوردرشتی میں مشہورتھے،جب رسول اللہﷺکی وفات ہوئی تو حواس میں نہ رہےاورکہنے لگے کہ منافق سمجھتے ہیں کہ رسول اللہﷺوفات پاگئےہیں۔وہ تو اپنےرب کے پاس گئےہیں،اسی طرح جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس راتوں کیلئے گئے تھےاورمردہ کہلانےکے بعدلوٹ آئے تھے۔جب ابوبکرؓنے کہاکہ جومحمد کی بندگی کرتا تھا،جان لے کہ محمد وفات پا گئےہیں،یہ سن کرحضرت عمرؓگویاڈھے گئے۔

آپﷺ کے وصال کے بعد جب خلافت میں قریش اورانصار کااختلاف ہوااس میں مرحلے پر سیدنا عمرؓ ہی نے فیصلہ کن کرداراداکیا،انھوں نےابوبکرؓکوہاتھ بڑھانے کوکہااوریہ کہہ کران کی بیعت کرلی کہ نبیﷺنےآپ ہی کو مسلمانوں کی امامت کرنےکاحکم ارشادفرمایا،آپ ہی خلیفۂ رسول ہوں گے۔عمرؓکے بعدابوعبیدہؓ اورانصارکے بشیربن سعدؓ نے بیعت کی اور پھرتمام مہاجرین وانصار بیعت کیلئےٹوٹ پڑے۔

حضرت ابوبکرؓکے انتقال کےبعد جب آپ خلیفہ مقرر ہوئے توآپ نے اپنے پہلے خطبہ میں فرمایا:لوگو!میں تمھاری طرح کاآدمی ہوں اگرمجھے خلیفۂ رسول کی حکم عدولی کاخوف نہ ہوتاتو میں تمھاراسربراہ نہ بنتا۔پھر انھوں نےآسمان کی طرف نظر اٹھائی اوردعاکی اے اللہ!میں سخت ہوں،مجھے نرم کردے۔اے اللہ! میں کمزورہوں،مجھےقوت دےدے۔اے اللہ!میں بخل رکھتاہوں، مجھےسخی دل بنادے۔پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔مجھےتمھاراجومعاملہ درپیش ہوگا،اسے اچھے طریقے سےاورامانتداری سے نمٹانے میں کوئی کسرنہ چھوڑوں گا۔

حضرت عمرؓ کا زمانہ اسلام کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔اس دور میں روم اور ایران کی عظیم الشان حکومتوں کا تختہ الٹ گیا اور دنیا کی یہ دونوں سب سے بڑی حکومتیں اسلامی حکومت میں شامل ہو گئیں۔اسی زمانے میں مصر پر بھی اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔اس طرح حضرت عمرؓکی خلافت میں اسلامی حکومت پھیل کر بے انتہا وسیع ہو گئی تھی۔حضرت عمرؓ کی خلافت کی مدت دس برس، چھ مہینے ،چار دن ہے۔اس مدت میں انہوں نے اتنی بڑی حکومت کو چلانے کے لیے باقاعدہ نظام بھی قائم کیا۔مقبوضہ ملکوں کو صوبوں میں تقسیم کر کے ہر صوبے کی نگرانی کے لیے ایک والی مقرر کیا۔بیت المال، عدالت، آبپاشی، فوج اور پولس کے محکمے قائم کئے۔جیل خانے بنوائے۔شہر آباد کرائے، نہریں کھدوائیں ، مہمان خانے تعمیر کروائے، فوجی چھاؤنیاں بنوائیں ، مردم شماری کروائی، اسلامی تاریخ اورسنہ ہجری کا تعین کیا اور جگہ جگہ مکاتب قائم کئے۔ان کی حکومت میں اس قدر آزادی تھی کہ عام لوگ ان سے بے خوف گفتگو کرتے تھے۔آپ کے دور خلافت میں اسلامی سلطنت کی حدود 22لاکھ مربع میل تک پھیلی ہوئی تھیں۔

بدھ۲۶ذی الحجہ۲۳ھ کی فجر ہوئی،سیدنا عمرؓنماز پڑھانے مسجد نبویﷺمیں آئے۔ابھی صفیں سیدھی نہ ہوئی تھیں کہ ابولؤلؤہ نے کٹار سےاچانک

آپ پر حملہ کردیا۔اس نے چھ وار کئے،ایک زیرناف لگاجو مہلک ثابت ہوا۔حضرت عمرؓ قرآن یہ کی آیت"وكان امرالله قدراًمقدوراً،اللہ کا حکم وہ تقدیرہے جو پوری ہو کر رہتی ہے"(احزاب۳۸) پڑھتے ہوئے گر پڑے۔اتوار یکم محرم ۲۴ھ کوآپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئےاور آپؓ کورسول اللہ ﷺ کے پہلو دفن کیا گیا۔

یا الٰہی! عمر سا پیدا پھر کوئی جرار کر دے باطل کے پرزے جو ہوا میں اڑا دے

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ امت نے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کو متفق علیہ طور پر اپنا امام اور پیشوا بنایا تھا۔آپ خلافتِ راشدہ کے تیسرے خلیفہ ہیں۔آپ (رضی اللہ عنہ) کی خلافت کی مدت 12 سال ہے۔

یہ ایک عظیم شخصیت ہیں کہ جن کی بعض امتیازی فضیلتوں اور حیثیتوں میں کائنات کا کوئی دوسرافر شریک نہیں ہےاور وہ امتیازی خصوصیت او فضیلت یہ ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں دی ہیں۔یہ اتنابڑاشرف ہے کہ اس شرف میں کائنات کا کوئی دوسرافر وبشر سیدنا عثمانؓ کا ہمسر نہیں ہے۔ اس کاایک مطلب یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ کی نگاہ میں ان سے عظیم کوئی نہ تھااسی لیے آپ ﷺ نے ایک بیٹی کے فوت ہو جانے کے بعد دوسری بیٹی کا رشتہ بھی سیدنا عثمانؓ کوہی دیاہے ان کے عظیم سے عظیم تر ہونے کی دلیل ہے۔ نبی ﷺ کی دوصاحبزادیوں سے نکاح کے سبب ہی حضرت عثمانؓ کوذوالنورین (دونوروں والا)کالقب حاصل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے حضرت عثمانؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔نبی کریم ﷺ جب ایک باغ میں تھےاور باغ کے دروازے پرحضرت ابوموسیٰؓ موجود تھےتب وہاں ابو بکراور عمر رضی اللہ عنہم آئے جنہیں نبی ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت دی،پھرابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ: پھردروازے پرایک اور شخص آیااور اس نے بھی اندرداخل ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُونُ اجازت دےدو اور اسے جنت کی بشارت بھی سنا دو ، اور اسے آگاہ کرو کہ اس پر ایک مصیبت نازل ہوگی۔ابوموسیٰ اشعریؓ آگے کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا تو وہ عثمان تھے۔!(صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابہ)

نبی کریم ﷺ نے آپکوؓ "شہید" قرار دیا ہے: نبی ﷺ،ابوبکر،عمراور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ پر چڑھے تووہ کانپنے لگا،نبی اکرم ﷺ نے اپنا پاؤں اس پرمارتے ہوئے فرمایا: اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ احد ٹھہر جاؤ کیونکہ تجھ پر ایک پیغمبر،ایک صدیق اوردوشہید ہیں۔(صحیح البخاري ، کتَاب المنَاقبِ)

حضرت عثمانؓ کی خصوصیات میں ایک یہ بھی تھی کہ وہ اس قدر باحیاتھے کہ فرشتے بھی ان سے حیاکرتے تھے۔ مشرکینِ مکہ کے غیض وغضب سےلاچار ہوکر نبی کریم ﷺ کے اشارہ پراور حق وصداقت کی محبت میں وطن واہلِ وطن کو چھوڑ کر حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ محترمہ سیدہ رقیہؓ کے ساتھ جلاوطن ہوئے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کاذکر کیا۔اس دوران ایک آدمی سر پر کپڑا ڈالے ہوئے گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ شخص فتنہ کے دنوں میں ہدایت پر ہوگا"۔حدیث کے راوی نے جب اس شخص کو سامنے سے دیکھاتو وہ عثمانؓ تھے۔راوی نے حضرت عثمانؓ کاچہرہ نبی ﷺ کی جانب پھیرتے ہوئے

پوچھا : ان کے بارے میں ہی آپ یہ فرمارہے ہیں؟تو آپ ﷺ نے جواباً کہا:ہاں! (مسند احمد،تقریباً یہی روایت طبرانی اوسط میں بھی ان زائد الفاظ کے ساتھ موجود ہے)۔

گویافتنہ کے دَو میں آنحضرت ﷺ نے نہ صرف یہ کہ حضرت عثمانؓ کو حق بجانب قرا دیابلکہ ان کاہمنوابنےاوران کی تابعداری کا بھی حکم دیا تھا!

حضرت عثمانؓ کوماہ ذی الحجہ سن 35 ھجری میں جمعہ کے دن شہید کیا گیا۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

تُقْتَلُ وَأَنْتَ مَظْلُومٌ ، وَتَقْطُرُ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِكَ عَلَى فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ سورة البقرة آية 137

سیدناعثمان مظلوم قتل ہوئے،تلاوت کےدوران جب انہیں شہید کیاگیاتوآپ کےخون کےقطرےاس آیت مبارکہ پر ٹپکے: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ۔۔(اسد الغابہ)سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

امیر محترم حکیم اللہ محسود شہید کا عید الاضحیٰ کے موقع پر پیغام

اپنی شہادت سے چند روز قبل عیدالاضحیٰ کے موقع پر امیر محترم کا پیغام جس کے چند دن بعد آپ ڈرون حملے میں شہید ہوئے اور جنت کے مکیں ہوگئے۔اللہ آپ کی شہادت قبول فرمائے (آمین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے انسان کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی بنا پر اشرف المخلوقات بنایا اور اللہ کے علاوہ کسی کی پرستش اور اسکے قانون پر فیصلوں کی صورت میں اسی انسان کو چوپایوں سے بھی بدتر قراردیا۔

میں تمام امت مسلمہ کو عید الاضحیٰ کے عظیم موقع پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

امت کے قابل قدر نوجوانو! محترم بزرگو ، عفت مآب ماؤں اور بہنو! عید الاضحیٰ امت مسلمہ کو ایک عظیم تاریخ یاد دلاتی ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ہمارے لئے اسوہ اور نمونہ چھوڑا ہے،اسلام کی چودہ سو سالہ شاندار تاریخ اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی قربانیوں کے ذکر سے بھری پڑی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی اسلام کی خاطر بے مثال قربانی کی تاریخ کے تسلسل میں قرون اولیٰ میں حسین ابن علیؓ،امام ابو حنیفہؒ،امام احمد بن حنبلؒ ،محمد نفس ذکیہؒ،علامہ ابن تیمیہؒ سے لیکرقرون اخریٰ میں سید احمد شہیدؒ،امام شاملؒ، شیخ الہندؒ، شیخ اسامہ شہیدؒ،غازی عبدالرشید شہیدؒ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ اورامیر بیت اللہ محسود شہیدؒ نمایاں ہیں۔

یہ اور ان جیسے ہزاروں اساطین امت اسوہ ٔابراہیمی پر عمل پیراہوتے ہوئے ہر دور میں باطل کے خلاف ڈٹ کر کھڑے ہوئے اوراسلام اور مسلمانوں پرحملہ آور فتنوں کو پسپا ہونے پر مجبور کرتے رہے۔

آج پوری دنیا پر کفار کا غلبہ اور تسلط ہےاسلام اور شریعت کو نماز،روزے اورحج تک محدود کر دیا گیا ہے دین و شریعت اللہ کی حاکمیت اور اللہ کے قانون کی عملداری کے بغیر کوئی شے نہیں رہتی، مگر اب ایسی شریعت کا تصور محال ہو چکا ہے،اسکے نفاذ کی باتوں اور اسکی خاطر مسلح جہاد و قتال کےتذکرےسےنام نہاد مذہبی علمبرداروں کو بھی سانپ سونگھ جاتا ہے۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ نے آج سے بارہ سال پہلے صرف ایک مجاہد کی خاطرپوری امارت اسلامیہ کی قربانی دیکر اس دور میں اسوہ ٔابراہیمی پر عمل پیرا ہونے کی جو عظیم مثال پیش کی تھی، الحمد للہ آج امت مسلمہ دنیا کے کونے کونے میں خلافت اسلامیہ کے قیام کیلئےجاری مجاہدین کی منظم جدوجہد کے نتیجے میں اسکے ثمرات پارہی ہے،اور بہت جلد دنیا ایک عظیم تر اسلامی خلافت کا نقشہ دیکھنے کو ہے جو کوہ قاف سے لیکر افریقہ کے صحارا تک پھیلا ہوا ہو گا۔انشاءاللہ۔

عید کے اس موقع پر میں امت مسلمہ کو خاص طور پروصیت کرتا ہوں کہ وہ اسوہ ٔابراہیمی پر حقیقی طور پر عمل پیرا ہونے کا تہیہ کر لیں جو کہ مجاہدین اسلام کی صفوں میں شامل ہوئے بغیر ناممکن ہے۔

شام ،مصر، برما اور ہندوستان میں مسلمانوں پر جاری مظالم پر اقوام عالم کی معنی خیز خاموشی افسوسناک ہے، اس صورتحال سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوتی ہے

کہ مسلمانوں کے خلاف یہ سب حقیقتاً ایک صف میں کھڑے ہیں،دنیا کے کسی بھی کونے میں ایک عیسائی کی موت پر آسمان سر پر اٹھانے والے ان خطوں میں لاکھوں مسلمانوں کی نہایت دردناک انداز میں شہادتوں پرزبانی جمع خرچ سے آگے نہیں نکل سکے،او آئی سی کے نام سے قائم نام نہاد اسلامی اتحاد کا کردار بھی انکے آقا اقوام متحدہ سے مختلف ہرگز نہیں ہے، امت کو پیش آنے والے شدیدترین سانحات میں یہ لوگ ہمیشہ چندقراردادیں پیش کرنے کے علاوہ آج تک کچھ بھی نہ کر سکے،دراصل اس اتحاد میں شامل نام نہاد مسلم رہنما انہی کفار کے ایجنٹ اور انکے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے کے حقیقی کردار ہیں۔

کفار و مرتدین کے مظالم کا پامردی سے مقابلہ کرنے والے مجاہدین اسلام کونہایت تاکید و اصرار کے ساتھ مسلسل امن اور رواداری کی تعلیم دینے والے نام نہاد مذہبی رہنمایان اور اسکالران اندوہناک سانحات کا کیا پر امن حل پیش کریں گے؟اے نوجوانان امت!خوب یاد رکھو!ان مظلومین کی فریاد کا جواب جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کوئی دوسری بات ہرگزنہیں ہو سکتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:وما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ---

(ترجمہ:اور تمہیں کیاہوگیاہے کہ تم اللہ کےراستے میں کمزورمردوں،عورتوں اوربچوں کی خاطر نہیں لڑتے)

پاکستان جسکی بنیاد لا الٰہ الاّ اللہ پر رکھی گئی تھی اور جس کے قیام کیلئے سترہ لاکھ مسلمانوں نے جانوں اور عزتوں کی قربانیاں دیں، اپنے قیام کے وقت سے ہی لا الٰہ الاّ اللہ کے نظام کیلئے بے چین وپریشان ہے،اس میں رہنے والے سادہ لوح مسلمانوں کو اسلامی جمہوریت کے نام پر محض نماز،روزے وغیرہ کی آزادی دیکراس ملک کے اسلامی ہونے کا شرمناک دھوکہ دیا جاتا رہا،اس فاسد نظام کے تحت ہمیشہ ملک کے جاگیردار اور سرمایہ دار طبقے نے غریب عوام کا فکری اور معاشی استحصال کیا،آج جہاں ایک طرف اسلام کے نام پر حاصل کردہ اس ملک میں فحاشی، عریانی اور لادینیت اپنی آخری حدوں کو پہنچ چکی ہےتو وہیں دوسری طرف ملک کے غریب عوام ایک وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں،کثیر زرمبادلہ رکھنے والا ملک انکی مسلسل لوٹ کھسوٹ کی وجہ سے آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک جیسے اداروں کے ہاتھوں گروی بن چکا ہے۔

افسوس تو ملک کے دانشوروں،علما کرام اوراس سنجیدہ طبقے پر ہے جو اس پوری تباہی کا مسلسل مشاہدہ کرنےکے بعد بھی اس ساری خرابی کا حل اسی فاسد نظام میں ہی تلاش کرنے پر مصر ہیں۔

؎بیمار ہوئے تھے جس کے سبب اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

گرامی قدر بزرگو! اور امت کے قابل فخر نوجوانو!یاد رکھو دین ودنیا کی اسقدر بڑی تباہی کا خاتمہ اسوۂ ابراہیمی پر عمل کیے بغیر ناممکن ہے۔

امام برحق غازی عبدالرشید شہیدؒ اور لال مسجد کے سینکڑوں شہدا نے اپنے پاکیزہ لہو کی قربانی دے کر اس سنت کو زندہ کیا توآپ نے دیکھا کہ نفاذ شریعت کی تحریک کی بنیادیں پاکستان میں مستحکم ہو گئیں،تحریک طالبان کے ہزاروں مجاہدین وانصار نے قبائل سےلیکر پاکستان کے ہر کونے میں مسلسل قربانی کے ذریعے اس عظیم تحریک کو الحمدللہ اس نہج پر پہنچا دیا ہےکہ اب پاکستان کا حکمران طبقہ اس تحریک کو اپنے لئے واضح خطرہ سمجھ چکا ہےان کو اپنی ناؤ صاف ڈوبتی نظر آ رہی ہے۔

ملک کے طول و عرض میں طالبان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف ہو کرانہوں نے مجاہدین اسلام سے مسلمان عوام کوبدظن کرنے کیلئے کئی قسم کے شیطانی ہتھکنڈے اختیار کرنا شروع کردیے ہیں:

ا۔<u>عام مقامات پر حملے</u>:عوامی مقامات اورمسلمانوں کے بازاروں میں خفیہ ایجنسیوں ،شیعہ اور دیگر اسلام دشمن گروہوں کے ذریعےبم دھماکے کرواکر اسکا الزام تحریک

طالبان پر ڈالتے ہیں،قصہ خوانی بازار پشاور، کوئٹہ لیاقت بازار، لاہور انار کلی دھماکے اسکی تازہ ترین مثالیں ہیں،ہم ایسے تمام حملوں سے مکمل طور پر اظہار برا ت کرتے ہیں۔

۲۔بھتہ وصولی:پشاور سمیت ملک کے بڑے شہروں میں تحریک طالبان کے نام پر مالدار مسلمانوں سے دھمکی دیکر پیسے وصول کئے جا رہے ہیں،حکومت اس مکروہ دھندے میں بھی اپنے انہی ایجنٹوں کو استعمال کر رہی ہے جو مسلمانوں کے بازاروں میں دھماکے کر رہے ہیں،اس طرح کے کئی کیس میڈیا کے ذریعے بے نقاب ہو چکے ہیں۔

ہم مسلمان کے مال کی حرمت اسکی جان کی طرح سمجھتے ہیں لہٰذا ایسےواقعات سے بھی اظہار برات کرتے ہیں اور مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایسے معاملات میں ہم سے بلا خوف و خطر براہ راست رابطہ کر کے تحریک طالبان کی دار القضا میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتے ہیں اوران سے گزارش کرتے ہیں کہ ایسے عناصر کی نشاندہی میں ہماری مدد کریں تاکہ انکی مکمل بیخ کنی کی جا سکے۔

۳۔جھوٹا میڈیا پروپیگنڈہ:سادہ لوح عوام کے ذہنوں میں میڈیا کے ذریعے مجاہدین اسلام کی نہایت غلط تصویر پیش کی جا رہی ہے ،اپنے زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے تحریک طالبان کے خلاف مسلسل اتنا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ جس سے پاکستان کے سادہ لوح عوام اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی خاطر اٹھنے والی اس تحریک کو ہی اسلام دشمن اور مسلمانوں کی قاتل جماعت سمجھ بیٹھے۔

علاوہ ازیں بعض نام نہاد مذہبی جماعتیں اور ادارے باقاعدہ فکری اور نظریاتی طور پر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں اس مقصد کیلئے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی بے بنیاد تشریحات اور انکےنہایت اوکھے مصداقات بیان کیے جا رہے ہیں، مجاہدین اسلام اپنے موثردعوتی پروگرام اور محدود میڈیا کے ذریعے اس پروپیگنڈے کابھر پور جواب دے رہے ہیں،اگر مجاہدین ثابت قدم رہے اور اخلاص و تقویٰ کا دامن نہ چھوڑیں تو انشاءاللہ اس محاذ پر بھی دشمن جلد شکست کھا جائیگا۔

عسکری میدان میں شکست کے بعد جب ایسے تمام شیطانی ہتھکنڈے بھی بیکار ثابت ہوئےتو اب حکومت نے مجبور ہو کر طالبان سے مذاکرات اور معاہدوں کی بات شروع کردی ہے۔

اس حوالےسےتحریک طالبان کاموٗقف نہایت واضح ہے۔

۱۔ہم سنجیدہ اور با مقصد مذاکرات پر ہمیشہ یقین رکھتےہیں۔

۲۔اس حوالے سے حکومت کو امریکہ اور پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے دباؤ سے مکمل آزاد ہو کرمذاکرات کی میز پر بیٹھنا ہو گا۔

۳۔مذاکرات کا ڈھونگ رچا کر میڈیامیں طالبان کے خلاف مختلف حیلوں اور بہانوں کے ذریعے جھوٹا پروپیگنڈا ہر گز منظور نہیں کریں گے۔

۴۔مذاکرات کیلئے ملک اور قوم کے سنجیدہ اور قابل اعتماد اشخاص میں سے جسکو بھی آگے بڑھایا جائے انکا قدر و احترام کریں گے۔

۵۔ماضی میں کئے گئے معاہدوں میں حکومت اور فوج نے سنگین خلاف ورزیاں اور خیانتیں کیں جسکا خمیازہ آج پوری قوم بھگت رہی ہے، اب کی بار ایسا کرنے کی کوشش کی گئی تو یقیناً اسکا نقصان نا قابل تلافی ہو گا۔

۶۔جنگ بندی کیلئے ہر وقت تیار ہیں بشرطیکہ ڈرون حملے بھی رک جائیں،اسلیےکہ یہ حملے آئی ایس آئی اور فوج کی مکمل مرضی اور انکی بھرپور نشاندہی سے ہو رہے

ہیں، ممکن ہے کہ فوج اور آئی ایس آئی سیاستدانوں کو گمراہ کر رہے ہوں کہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں۔

۷۔شرائط اور مطالبات کی باتیں قبل ازوقت ہیں ،مذاکرات کی میز پر بیٹھنے سے قبل حکومت کی کوئی شرط مانتے ہیں اور نہ خود کوئی شرط عائد کرتے ہیں۔

پاکستان کے مسلمان اورعوام اس ملک پر شریعت کی بالا دستی دیکھناچاہتے ہیں، شریعت کی بالادستی میں قوم اورملک کی سلامتی اور خوشحالی پنہاں ہے،

مسلمان ہوں یا غیر مسلم ان کا تحفظ اور انکے حقوق کا حصول شریعت کے بغیر ناممکن ہے۔

تحریک طالبان اس دھرتی پر قیام خلافت اور نفاذشریعت کی ضامن تحریک ہے۔

میں امت مسلمہ کے ہر خاص و عام فرد سے اپیل کرتاہوں کہ وہ اس مقدس قافلے میں شریک ہوکر اپنی صلاحیت اور توانائی اسلام کی آبیاری کیلئے صرف کریں۔۔۔والسلام

اخوکم حکیم اللہ محسود(امیر تحریک طالبان پاکستان)

امیر حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی شہادت اور نئے امراء کی تقرری کی بابت اہم بیان

تحریک طالبان پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں، جس نے فرمایا":مومنوں میں سے کتنے ایسے جواں مرد ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ عہد جو اللہ سے کیا تھا، پس ان میں سے کوئی (تو شہادت پا کر) اپنی نذر پوری کر چکا ہے اور ان میں سے کوئی (اپنی باری کا) انتظار کر رہا ہے، مگر انہوں نے (اپنے عہد میں) ذرا بھی تبدیلی نہیں کی۔"(احزاب:23(

درود وسلام ہوں، اللہ کے رسول ﷺ پر جنہوں نے فرمایا:"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔میں پسند کرتاہوں کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں پھر مجھے قتل کردیا جائے، پھر جہاد کروں پھر قتل کردیا جاؤں، پھر جہاد کروں پھر مجھے قتل کردیا جائے"۔

مزید فرمایا:"اللہ کے راستے میں قتل ہونا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرے لیے اہل شہر وبیابان(پختہ گھروں اور خیموں میں رہنے والے)ہوں"۔

امت مسلمہ کو اس کے قائدین میں سے ایک قائد اور جرنیلوں میں سے ایک جرنیل ؛ امیر /حکیم اللہ محسود تقبلہ اللہ کی شہادت مبارک ہو۔

بمورخہ ۲۶ ذوالحجہ ۱۴۳۴بمطابق یکم نومبر ۲۰۱۳ جمعۃ المبارک کو شام کے وقت امیر محترم کی گاڑی پر اس وقت ۳ میزائل فائر کیے گئے ،جب آپ کی گاڑی گھر میں داخل ہو رہی تھی۔اس حملے میں آپ کے ساتھ پانچ ساتھی(ولی الرحمان، سمیداللہ، جلال،ولی بادشاہ) بھی شہید ہوئے،جن میں آپ کے چچا(خیر محمد) بھی شامل تھے۔

یہاں ہم دشمنان اسلام کی زبان بولنے والے میڈیا اداروں کی ان خبروں کی تردید کرتے ہیں جن میں کہا گیا کہ اس حملے میں امیر محترم کے نائب عبداللہ (بہار) بھی شہید ہوگئے ہیں۔

ہم اس بیان کےذریعے سے ان جھوٹی خبروں کی تردید کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ کمانڈر عبداللہ (بہار) حملے کے وقت جائے وقوعہ پرموجود نہیں تھے اور وہ شہید نہیں ہوئے ہیں۔

امیر محترم کی شہادت امتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے،لیکن مؤمنین ان شہادتوں پر دکھ نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں کیونکہ یہی مسلمانوں کی امت کی شان ہے کہ اس کے قائدین بستروں پر فوت نہیں ہوتے ہیں۔امت کی عزت وکامرانی اس کے قائدین کے شہید ہونے میں ہے کیونکہ ہم ایسی امت ہیں جو کبھی قربانیوں سے مرتی نہیں بلکہ زندہ اور کامیاب ہوکر جیتی ہے، اس وجہ سے کہ اس امت کے نزدیک موت ہی زندگی ہے۔

پھر امیر محترم حکیم اللہ محسود کی بچپن سے ہی اللہ کی راہ میں جہاد کرکے شہادت پانے کی آرزو تھی۔آپ کی کم سنی کی وجہ سے امراء آپ کو اپنے ساتھ افغانستان میں جہاد کے لیے نہیں لے کرجاتے تھے کیونکہ امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کا حکم تھا کہ جس کی داڑھی نہیں نکلی ہے، وہ جہاد کے لیے نہیں نکلے۔پھر امریکہ نے صلیبی جنگ برپا کرکے امارت اسلامیہ کا سقوط کیا تو آپ نے جہاں افغانستان سے آنے والی مہاجرین کو پناہ اور ان کی خدمت کیں، وہاں آپ نے امریکی صلیبی فورسز اور افغان مرتد فوج کیخلاف پکتیا، پکتیکا، خوست، ننگرہار اور کنڑ میں ہونے والی جہادی کارروائیوں میں حصہ لیا اور پھر افغانستان کے اندرجا کر بھی مختلف محاذوں پر جہاد کیا۔

پھرجب پاکستانی فورسز نے نیٹو صلیبی افواج کو مجاہدین کے حملوں سے بچانے کے لیے قبائلی علاقوں میں فوجی آپریشن شروع کیا تو آپ تحریک طالبان پاکستان کے بانی رہنماؤں میں شامل تھے۔

آپ کو بانی تحریک طالبان پاکستان بیت اللہ مسعود شہیدؒ نے مہمند،اورکزئی اور کرم ایجنسی کا مشترکہ امیر مقرر کیا، جہاں آپ نے جہاد پاکستان کو مضبوط کرنے میں بنیادی کردار ادا کیااور اس دور میں بے پناہ مشکلات کے باوجود آپ نے نہایت دلیری اور خوش اسلوبی سے کے ساتھ ان علاقوں میں مجاہدین کو مستحکم کیا۔

آپ نے صلیبی جنگ میں امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی بننے والی پاکستانی فوج کی قبائل کی سرزمین پر ہونے والی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے زبردست جہادی کارروائیاں کرکے انہیں کئی بار ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔

آپ نے پاکستان سے افغانستان جانے والی صلیبی نیٹو افواج کی سپلائی لائن پر اپنے مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے تباہ کن حملے کیے اورکئی بار قابض امریکی فوج کی لاجسٹک اورفوجی امدادی سپلائی لائن کو کاٹ کررکھ دیا۔

پھر جب کرم ایجنسی میں رافضی شیعوں کی اسلام اورمجاہدین کیخلاف بڑھتی سرگرمیوں کو دیکھاتو آپ نے ان پرطوفانی یلغار شروع کرتے ہوئے ان پر حالات تنگ کر دیئے۔اس کے علاوہ اورکزئی ایجنسی میں شریعت کے نفاذ کا عمل بھی آپ کے مرہونِ منت ہے۔

پھر جب بانی تحریک طالبان پاکستان محترم بیت اللہ مسعود شہید رحمہ اللہ کے بعد تحریک طالبان پاکستان کے امیر مقرر ہوئے ،آپ اپنی امارت کے دوران نہایت استقامت کے ساتھ تحریک کے مجاہدین کو سنبھالا اور جہاد کے مشن کو آگے لے کر گئےاورمجاہدین میں عالمی جہاد اور خلافت کے تصور کو بھی پھونکا۔

امیر محترم نے صرف پاکستان میں ہی امریکی فوج اور اس کے اتحادیوں پر زبردست حملے نہیں کیے بلکہ آپ ہی کی قیادت وسرپرستی میں میں مجاہد ڈاکٹرابو دجانہ خراسانی شہیدؒ نے "غزوئے بیت اللہ مسعودؒ"کو انجام دیتے ہوئے خوست میں امریکی فوجی اڈے پر شہیدی حملہ کرکے امریکی مرکزی انٹیلی جنس سی آئی اے کے اعلی فوجی افسران کو ہلاک کیا۔

اسی طرح آپ نے کفر کے سرغنہ امریکہ کو اس کے گھر کے بیچ میں ہی نشانہ بنانے کااعلان کیا اور اپنے ایک مجاہد فیصل شہزاد کو بھیج کر نیویارک ٹائم اسکوائر میں امریکیوں کو نشانہ بنانے والی کارروائی انجام دی۔

امام جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شہادت کا انتقام لیتے ہوئے آپ نے اپنے فدائی مجاہدین روانہ کرکے کراچی میں واقع مہران ایئر بیس سمیت ملک بھر میں کئی فوجی اڈوں اورمراکز کو نشانہ بنایا۔

پھر جب اللہ کے دشمن امریکہ اور اس کی اتحادی پاکستانی حکومتی نظام آپ کے سر کی قیمتیں رکھ کر تعاقب کرنے میں ناکام، ڈرون حملوں سے شہید کرنے میں عاجز

آگئیں تو آپ کی قیادت میں بڑھتے ہوئے جہاد کو روکنے کے لیے ان طواغیت نے آپ پر جادو کرایا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی امارت کا اکثر حصہ سخت بیماری کی حالت میں گزارا۔

حالانکہ آپ کو کوئی مرض بھی لاحق نہیں تھا،صرف ہر وقت آپ کے جسم میں تکلیف اور درد رہتا تھا،جس کا آپ نے زندگی کے آخری ایام میں ایک بزرگ عرب مجاہد سے روحانی علاج کروایا اور الحمدللہ آپ کافی حد تک ٹھیک بھی ہوگئے تھے،اور پھر سے آپ نے اپنی جہادی سرگرمیوں کو بہت ہی زیادہ تیز کر دیا تھا ۔جس کی بھنک پڑتے ہی،مرتد پاکستانی حکومت اور امریکہ نے آپ کو ٹارگٹ کرنے کا فیصلہ کیا، اور بالآخر آپ کو ڈرون حملے میں شہید کردیا،اگرچہ پاکستانی حکومت معصوم بنتے ہوئے جو کچھ کہہ رہی ہے وہ بغل میں چھری ،منہ پہ رام رام کے مصداق ہے۔اس طرح اپنی زندگی کا اکثرحصہ جہاد وقتال میں گزارنے والا توحید اور جہاد کے شہسواروں میں سے ایک شہسوار اوراسلامی امت کے جرنیلوں میں سے ایک جرنیل اس حالت میں چلیں گئے ہیں کہ آپ کا چلے جانا مومنین کے لیے راہ جہاد کی طرف رہنمائی کرنے والا نور بن چکا ہے جبکہ اللہ کے دشمنوں کے لیے آگ ثابت ہوگا۔جہاد کا قافلہ پختہ ایمان اور اللہ کے برحق کامیابی کے وعدے کے ساتھ چلتا رہے گا۔الحمد للہ مجاہدین امیر محترم کی شہادت کی وجہ سے پریشان ہونے کی بجائے اللہ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے جہاد کوجاری رکھنے کی خاطر اور بھی منظّم اور پرعزم ہو گئے ہیں۔

ہم امت مسلمہ کو عمومی طور پر اور مجاہدین کو خصوصی طور پر یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ تحریک طالبان کی عالی مجلس شوری نے کمانڈر مفتی مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کو امیر اورکمانڈر مفتی شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ کو نائب امیر مقرر کیا ہے، جو اللہ کے حکم سے اپنے سابق امیر حکیم اللہ محسود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس جہاد کے مشن کو آگے بڑھائینگے جسے قائدین اور امراء نے کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے اپنے پاکیزہ خون سے سینچا ہے۔

پس ہماری گرامی قدرامت کے لیے خوشخبری ہے کہ کامیابی کی صبح طلوع ہونے کو ہے جبکہ ایک اللہ نہایت غالب کی مدد سے عنقریب دشمنان اسلام کا گروہ شکست سے دوچارہوگااور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

ہم اپنے امیر المومنین ملاعمر مجاہد اوراپنے شیخ ایمن الظواہری حفظھما اللہ کو یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ ہماری طرف سے کبھی اسلام کیخلاف کوئی بڑھ نہیں سکے گا۔ہم اللہ تعالی کوگواہ بناکر کہتے ہیں کہ ہم جہاد کی راہ پرچلتے رہینگے یہاں تک کہ اس خطے کو قابض امریکی اور اس کی ایجنٹ نظاموں سے آزاد کرالیں اور اس سرزمین پاکستان پر اللہ کی شریعت نافذ کرلیں یا پھر اس راہ میں لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کرلیں۔

ہم اللہ کے دشمن امریکہ اوراس کے اتحادیوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے امیر ملا حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کا خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا، ہم عنقریب جلد ہی اللہ کے حکم سے ان کا اور ان کے خون کا انتقام لینگے۔یہ ہمارا اپنے آپ سے عہد اور ہماری گردنوں پر موجود قرض ہے، ہم اسے ادا کرنے تک اللہ کے حکم سے نہ اس سے دستبردارہونگے اور نہ ہی اسے معاف کریں گے۔پس جنگ میں ایک ڈول کبھی ہم پر اور کبھی تم پر پڑتا ہے لیکن عنقریب تم کافر لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں گے کہ نتیجہ اور کامیابی مجاہدین اسلام ہی کے حق میں ہوگا۔

اللہ اپنے حکم کو پورا کرنے پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

اللہ تعالی مجاہد امیر ملا حکیم اللہ محسود اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے تمام بھائیوں کی شہادت قبول فرمائے۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی بر سرِمیدان کٹی تو ہے ،جھکی تو نہیں

"عزت تو اللہ ، اس کے رسول اور مؤمنین کے لیے ہیں لیکن منافقین نہیں جانتے"

پھر وہی مشقِ ستم

ابنِ مختار

مجھ سے بار ہا کہا گیاکہ میں وہ ویڈیوز دیکھوں جس میں برما کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم فلمائے گئے ہیں۔میں نے انکار کردیا، کسی نے ان مظالم کی کہانی اپنی زبان میں سنانے کی کوشش کی مگر میں نے ایک آدھ جملہ سن کراسے خاموش کرادیا،اخبارات میں خبریں گردش کرنے لگیں، میں نے وہ صفحات پلٹ دئے۔اپنا دماغ کہیں اور لے گیا۔مجھے حکم ملا کہ میں اس پر مضمون لکھوں۔خواہش کے باوجود انکار نہ کرسکا۔سادہ صفحات و قلم تھام کر بیٹھ تو گیا ہوں کہ یہی حکم ہےمگر ذہن گردش میں ہے امتِ مسلمہ کے حال کی طرح ،بھٹکا ہواہے گویاملت کے نوجوان۔۔!

کوئی ظلم کی داستان کب تک سنے؟ کوئی کیسے الفاظ سے ان مظالم کا احاطہ کرے یہاں تو دھائیوں سے بیت چلیں کہ ہر نئی صبح کی کرن نئے حوادث کا پیام سناتی ہے۔وہی ایک داستان جو کشمیر سے سوڈان اورفلسطین سے افغانستان تک اپنے پر پھیلائے ہے۔وہی مناظر ہیں شام وسحر دہرائے جاتے ہیں۔برما مے مسلمانوں پر وہی کچھ بیت رہی ہے جو مشرقی تیمور کے مسلمانوں پربیتی محض کردار مختلف ہیں مذاہب میں تفاوت ہے وہان عیسائیوں نے ایک ہی دن میں ۵۰۰ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ سلایا تھاتو یہاں عدمِ تشدد کا نام نہاد پرچارکرنے والے بدھ مت حملہ آورہیں۔کہیں یہودی فلسطین پر اندھا دھند بمباری کرتے ہیں تو کہیں نام نہاد مسلمان فوج۔۔!

مجھے یقین ہےکہ برما کےمسلمانوں کے گھروں کومکینوں سمیت جلاڈالاگیاہوگا۔ان کے بچوں کو والدین کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا ہوگا۔عصمت دری کے ان گنت واقعات یہاں سے وہاں تک بکھرے ہوں گے۔یہ سب تو لوگ جانتے ہیں یہ سب خبریں تو اخبارات کی زینت بن چکی ہیں اور ان کے ردِ عمل میں لوگ احتجاجاً سڑکوں پر بھی نکلے، پریس کلب کے سامنے پلے کارڈز و بینرز بھی آویزاں کئے گئے۔۔یہ سب کچھ تو ہوچکاہے۔لوگ جان چکے ہیں کہ وہاں کیا ہواہے۔

میں کیا لکھوں؟؟؟ کیامیں اس خص کی کیفیت لکھوں جو آگ میں گھرا ہوا تھا اور آگ کے گرد حملہ آور اس کے کباب بننے کے منتظر تھے کیامیں اس جلتے ہوئے ایک فرد کے کرب و اندوہ کی ترجمانی کرسکتا ہوں۔۔؟کیا میں اس ماںتاکا حال سناسکتا ہوں جس کے لختِ جگر کو اس کے سامنے چیردیاگیا۔۔؟اس باپ کی بپتاکیسے بیان کرسکتا ہوں جس کے سامنے اس کی جوان بیٹیوں کی عصمت دری کی گئی یااسنے اپنےجوان بیٹے کا جنازہ اٹھایاہو۔۔؟ واللہ میں نہیں لکھ سکتا۔۔۔الفاظوں سے بھی کبھی غموں کی عکاسی ہوا کرتی ہے۔۔؟کاش یہ الفاظ میراکرب بیان کرسکتے۔

کوئی کب تک غم سہے۔۔؟کوئی کب تک ذلتوں کازہر پیتارہے۔۔؟کب تک۔۔؟ مگر ستم ظریفی دیکھئے ہے کہ دہائیاں بیت گئیں۔روتے روتے آنکھوں سے خون رواں ہوگیا۔زخموں کی حاجت ِرفو باقی نہیں رہی مگر ظلم کی سیاہ رات ہےکہ ختم ہی ہوکر نہیں دیتی۔آنکھ اٹھتی ہے کہ چھلک جاتی ہے ، سانس چلتی ہے کہ اکھڑ جاتی ہے۔وہی ایک دستان ہے جو فلسطین سے کشمیر اور سوڈان سے افغانستان تک پر پھیلائےہوئے ہے۔وہی مشقِ ستم ہے کہ ہر نئی صبح کے ساتھ دہرائی جاتی ہے۔ستم گر بدلتے رہتے ہیں مگر مظلوم دہائیاں بیت گئیں کہ میری امت ہے۔محمد عربیﷺ کی ملت ہے۔

برما کے ۵ ہزار سے زائدمسلمان شہادت کاجام نوش کر چکے ،ہجرتوں کابوجھ اٹھائے کہاں جائیں کہ ایک طرف ہندو ہے توسودری طرف کمیونسٹ، ایمان بچائیں تو جان جاتی ہے اور جان بچائیں تو ایمان۔۔زمین باوجود اپنی وسعت کے تنگ ہوگئی ہے۔

نام نہاد بلکہ اب تو کھلم کھلا سیکولر بنگلہ دیشی حکومت نے اپنے دروازے ان پناہ گزینوں بند کردئے ، لٹے پٹے مہاجرین کے قافلے پناہ وامن کی امید میں بنگلہ دیش کی سرحد پر پہنچے تو امید کی کرن چمکی کہ

۔کہ اب چمکے گا بے صبر نگاہوں کا مقدر

مگر حکومتِ بنگال نے ان زخم رسیدہ مسلمانوں کے زخموں پر مرہم رکھنے کے بجائے نمک پاشی کی اور انہیں سرحد عبور نہ کرنےدی کہ جس کے پار شائد زندگی تھی۔۔امن تھا ،عزتوں اور عصمتوں کا تحفظ تھا۔۔کچھ قافلے کشتیاں پکڑنے میں کامیاب ہوگئے مگر گردشِ ایام کے پھیرے شائد ابھی باقی تھے۔ان میں سے بہت سےلوگ انسانی اسمگلروں کے ہاتھ فروخت کردئے گئے۔۔بہت سی عفت مآب مسلمان خواتین قحبہ خانوں کی زینت بن گئیں جبکہ باقی ماندہ سمندر عبور کرنے والوں کو کے ساتھ دھوکہ کیا گیا۔تھائی لینڈ کی حکومت نے انہیں کیمپوں میں لابسایا۔۔مگر!ظلم و بربریت کی انتہاء تو دیکھیئے کہ جب ان لٹے پٹے ، زخمیوں سے چور لوگوں نے ان خیمہ بستیوں کوبسایا تورات گئے ان کے خیموں کو آگ لگادی گئی ، بچے کھچے مال ومتاع کے ساتھ امید بھی خاک میں مل گئی۔برمی حکومت نے بھی اسلام دشمنی میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی اور بدھمتوں کے شانہ بشانہ آگ و خون کی اس ہولی میں بدھ متوں کا مکمل ساتھ دیا۔ان قاتلوں کی مکمل پشت پناہی کی گئی ، ان کی کمریں تھپکی گئیں پھر اس ے بڑھ کر خود اپنے ہاتھ بھی مسلمانوں کے خون سے رنگے۔

دل وقلم کانپتا ہے ، حواس گم ہیں ، اعظاء پر رعشہ طاری ہے اور مجھے حکم بھی ملا ہےکہ میں لکھوں۔۔میں ان بے حس لوگوں کو جگانے کے لئے مضمون لکھوں جو قرآن پڑھ کر خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔مگر اس کے باوجود یہی حکم ہے کہ میں چند صفحات سیاہ ضرورکروں۔عین نوازش ہوگی۔اگر آپ چند سطیں لکھ ماریں گے۔اللہ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔آپ برما کے مسلمانوں کی

حالتِ زار پر یہ مضمون۔۔۔کیا یہ سے لکھنے کا ہے۔۔؟ مجھے ذراسوچنے دو۔تقریروں کا۔وعظ و نصیحت کا۔احتجاج وجلوسوں کا۔یہ سے کون سا ہے۔۔؟مجھے ذرا سوچنے دو۔

ہاں دامنِ ہندوکش سے تلواروں کی جھنکاریا سنائی دیتی ہیں۔خراسان کے کوہساروں سے گولیوں تڑتڑاہٹ اور دھماکوں کی گھن گرج فضاء میں ارتعاش پیدا کرتی ہے۔خراسان سے لیکر شمالی افریقہ تک گھوڑوں کی ٹاپیں اور تکبیروں گونج سنائی دیتی ہے۔قافلے منزلوں کی طرف رواں دواں ہیں۔ظلم کے انتقام کا سے آن پہنچاہے، لوگ بے تابانہ شہادتوں کے جام پینے میں مشغول ہیں۔دشمن کی کمر مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے ٹوٹی جاتی ہے، وقت کا فرعون آخری سانسیں لے رہاہے۔لوگ بڑھ چڑھ کر حصہ ملارہے ہیں۔اور مجھے حکم ملاہے کہ میں لکھوں۔۔۔ہاں!! واللہ یہ لکھنے کا نہیں ، بولنے کا نہیں ، وعظ ونصیحت کا نہیں، جلسے جلوسوں کا نہیں بلکہ عمل کا وقت ہے قافلۂ جہاد میں شامل ہونے کاوقت ہے۔

اُٹھو وگرنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی　　　دوڑو زمانہ چال قیامت چل گیا

غزوہ ہند و خراسان

تحریر: ابو حفص

اس جہاد میں شرکت کرنے والے مختلف اقوامِ عالم سے ہیں کہ جن کے لباس مختلف جنکی زبان مختلف جنکے حلیہ میں تضاد لیکن ان سب میں ایک چیز مشترک ہے اور وہ ہے جذبہ شہادت۔صدیوں پہلے احادیثِ مبارکہ میں خراسان اور غزوہ ہند بارے پیش گوئی کی گئی تھی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ کو حرام کردیا ، ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ کریگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابنِ مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔"اسی بارے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ : " رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا۔اگر مجھے یہ نصیب ہوا تو اپنی جان اور مال اس میں کھپا دوں گا اور اگر میں اس میں مارا گیا تو میں افضل ترین شہداء سے ہوں گا اور اگر زندہ واپس لوٹا تو میں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آگ سے نجات یافتہ ہوں گا۔

" سرزمینِ افغانستان کو قدیم زمانہ میں خراسان کہا جاتا تھا۔اس سرزمین میں وہ تمام علاقہ شامل ہے جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔خراسان کا کچھ حصہ ایران سے بھی متصل ہے جسے کہ شمالی ، جنوبی اور رضاوی خراسان صوبوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔جبکہ مالاکنڈ ڈویژن سمیت شمالی پاکستان کے مختلف حصے بھی خراسان کا حصہ رہے ہیں۔اس وقت پوری دُنیا میں خراسان نام کے کسی ملک کا وجود نہیں ملتا لیکن صدیوں پہلے یہ ملک افغانستان، ایران، پاکستان اور وسط ایشیائی ریاستوں تک پھیلا ہوا تھا۔

یہ تمام وہ علاقہ ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام مہدی علیہ السلام کی مدد کے لیے یہاں سے کالے جھنڈے لے کر مسلمان فوجیں چلیں گی اور اُن کا راستہ کوئی نہیں روک سکے گا یہاں تک کہ وہ کالے جھنڈے ایلیاء (بیت المقدس) میں نصب کئے جائینگے جبکہ ایک اور حدیث کے مطابق غزوہ ہند کا آغاز بھی خراسان سے ہی ہو گا۔

حالات وقرائن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خراسان سے حضرت امام مہدی کی نصرت کے لیے جو لشکر روانہ ہوگا وہ پاکستان اور افغانستان کا مشترکہ لشکر ہوگا جبکہ پاکستان کا اس میں کلیدی کردار ہوگا۔

موجودہ حالات کو سمجھنا ہے تو یہ بات روزِروشن کی طرح عیاں ہے کہ یہی خطہ ہے جہاں آج اسلام دشمن غیر مسلم صلیبی وصیہونی طاقتیں مسلمانوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں اُس کی وجہ بھی شاید یہی ہے کہ یہاں سے انہیں اسلام کی حیاتِ نو کا اندیشہ ہے۔

اگر ایک طائرانہ نظر پاکستان و افغانستان میں اٹھنے والی عسکری اسلامی تحریکوں پر ڈالی جائے تو اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ سرزمینِ پاکستان کی نامور جہادی اسلامی تحریک ، تحریکِ طالبان پاکستان افغانستان کے مجاہدین کی مدد و نصرت کر رہی ہے۔

حالیہ کچھ برس قبل تحریکِ طالبان پاکستان کی مشترکہ حکمتِ عملی سے خوست میں ابو دجانہ رحمہ اللہ کی فدائی کارروائی غزوہ ہند کے آغاز کا ببانگ دہل اعلان ہے۔ مجاہدیں طالبان پاکستان اور مجاہدینِ طالبان افغانستان یک جان ہیں اور ایک ہی مقصد و ہدف کو لیے کفار سے برسرِ پیکار ہیں۔

پس اے نوجوانانِ اسلام اپنے اہداف کو پہچانو بلاشبہ غزوہ ہند کاآغاز ہو چکا ہے خراسان سے لشکر نکل رہے ہیں۔یہ پاسبانِ اسلام ہیں یہی اس امت کے حقیقی وارث ہیں ، جنتوں کے متلاشی یہ افغان اور عرب نوجوان امریکہ و اس کے اتحادیوں پر کاری ضرب لگانے میں مصروفِ عمل ہیں اور اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں پس یہ لڑ تو خراسان میں رہے ہیں لیکن ان کی تیاری امام مہدی کی نصرت کے لیے ہے اور انکا جہاد خالص اللہ کی رضا کے لیے اور ان کی جدوجہد قبلہ اول کی فتح یابی۔۔!

جہادِ ہند کو درجِ ذیل ویب سائٹس ملاحظہ کریں

www.jhuf.net

http://194.145.209.131/~jhuf/

https://203.211.136.84/~babislam

http://abnaulislam.tk

http://www.ribatmarkaz.co.nr

سب سے پہلے اسلام

ابو لیلیٰ

ان تازہ خداؤں مسیں سب سے بڑا وطن ہے

جو پیسراہن اُسس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

لوگوں میں حدیث مشہور ہے کہ ''حب الوطن من الایمان''اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے یہ سراسر نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ پر جھوٹ اور بہتان ہے۔ مسلمانوں کے تعلقات کی بنیاد کلمہ پر ہے نہ کہ وطن پر اسلام میں وطن پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تمام مسلمان ایک ملت ہیں، وطن صرف ایک پہچان ہے تمام انبیاءعلیھم السلام کی تاریخ شاہد ہے جب ان کی قوم نے ان کو رد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ہجرت کا حکم فرمایا۔ دیکھئے ایک طرف وطن ہے اور ایک طرف دین ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے وطن کا نعرہ نہیں لگایا بلکہ دین کو مقدم رکھا اور وطن کو چھوڑ کر چلے گئے سب سے پہلے اسلام ہے۔ اور دنیا کا ہر رشتہ اسی بنیاد پر استوار ہو گا۔

حضرت نوح علیہ السلام کو وطن چھوڑ کر کشتی میں بیٹھنے کا حکم ہوا۔ نوح علیہ السلام نے کافر اہلِ وطن کو بد دعا دی

ترجمہ: اے میرے رب زمین پر کسی کافر کا کوئی گھر بھی نہ چھوڑ۔

وطن کے بت کے پجاریوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ بھی کرنا چاہئے جنہوں نے اہل وطن کے تمام خداؤں سے بغاوت کی اور ان سب کی وہ درگت بنائی جس کو نہ بت پرست بھول سکتے ہیں اور نہ ہی بت شکنوں نے اس سنت کو بھلایا۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے تمام بتوں کو توڑ ڈالا تو آزر نے کہا:

ترجمہ: ''کہا اے ابراہیم ! کیا تو نے میرے معبودوں سے بے زار ہے ؟ اگر تو اس سے باز نہیں آیا تو میں تجھے سنگسار کردوں گا اور زندگی بھر کیلئے مجھ سے دور ہو جا''۔

عقل سے عاری اور فہم سے دوران پجاریوں کے پاس کوئی دلیل نہیں کہ بت شکن کا مقابلہ کرتے سو دھمکیوں پر اُتر آئے یوں بھی طاغوت کے پجاریوں ہمیشہ سے شیوہ چلا آرہا ہے کہ وہ دلیل کا جواب طاقت سے دیتے ہیں۔ ایک طرف یہ سولہ سالہ تن تنہا بت شکن اور دوسری جانب ساری قوم متحد، قومی یکجہتی، متفقہ مؤقف، قومی ہم آہنگی اپنے تراشے ہوئے نظامِ خواہشات پر مبنی رسومات اور وطن کے مسلک وشریعت کو بچانے کے لئے تمام اہلِ وطن ایک ہوگئے لیکن کیا غیر اللہ کا انکار کرنے والے طاغوت سے بغاوت کرنے والے اور وطن کے پجاریوں کے ہاتھوں سے تراشے گئے بتوں کو چورا چورا کرنے والوں کو ان کی آگ جلا پائی۔۔؟

اتنا بڑا لاؤ اس لئے دہکایا گیا کہ آئندہ کسی کو یہ جرأت نہ ہو کہ وہ بتوں کی شان میں گستاخی کرے لیکن ابراہیم علیہ السلام ٹھان لی کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو

تیار ہیں مگر بت شکنی کی سنت کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈا اور باعثِ سلامتی والا بنایا۔

الغرض موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے وطن کو چھوڑ کر دین کو مقدم جانا، لوط علیہ السلام کا بھی یہی عمل رہا، یہاں تک کہ آپ اصحاب کہف کا اسوہ دیکھ لیجئے یہی عمل رہا، ان شہزادوں نے بتوں کے مذہب سے بغاوت کی اور عیش وآرام کی زندگی چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ان کے سامنے کوئی راستہ نہ تھا لیکن انہوں نے اس کو عذر نہیں بنایا کہ ہجرت کہاں کریں؟ آخر جائیں تو کہاں جائیں؟ ہمیں تو یہیں رہنا ہے اور اسی دیس کا بھیس اختیار کرنا ہے نہیں بلکہ انہوں نے دعاء کی،

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمیں خاص اپنی جانب سے رحمت عطاء فرمائے اور ہمارے لئے ہمارے معاملہ میں رہنمائی کا بندوست فرمادیجئے''۔

تو بھائیو ہمارے لئے سب سے پہلے اسلام ہے وطن برباد ہوتا ہے تو ہو جائے پر اسلام پر آنچ نہ آئے ہیں انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور یہی اصول دین ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے نہ کہ وطن کی عبادت کے لئے۔

روس کے خار زاروں سے اسلام کے لالہ زاروں تک

خالد بخاری

جو رُکے تو کوہ گراں تھے ہم جو چلے تو جان سے گزر گئے

ایک باہمت نومسلم روسی دوشیزہ کی لرزہ خیز سچی داستان۔۔۔۔جب اس نے اسلام کو گلے لگایا تو۔۔۔۔اس پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔۔اپنے بیگانے ہوگئے۔۔۔۔اور گھر عقوبت خانہ۔۔۔۔لیکن وہ مضبوط چٹان کی طرح ثابت قدم۔۔۔۔رہی لمحہ لمحہ کروٹ بدلتی سنسنی خیز رواد۔۔۔۔!!!!!

آغازِ سفر:-

وہ ایک روسی دوشیزہ تھی۔۔۔جو ایک فوجی خاندان کی چشم وچراغ تھی۔۔۔اس کا مذہبی تعلق عیسائیت کے متعصب فرقے ''آرتھوڈکس'' سے تھا۔۔۔جس کے ماننے والے اسلام اور مسلمانوں سے شدید عناد رکھتے ہیں۔۔۔اس لئے اسے عیسائیت سے عشق تھا۔۔۔ایک دن اس کے پاس ایک روسی تاجر آیا۔۔۔وہ نوجوان لڑکیوں کے ایک گروپ کو لیکر ایک خلیجی ریاست جارہا تھا۔۔۔وہاں ان کا کام الیکٹرونک سازوسامان کی خرید اور اس کی ترسیل تھا۔۔۔۔اس کے پاس ایک پرکشش منصوبہ تھا۔۔۔پُرفریب پیشکش تھی۔۔۔معاوضہ بھی نہایت معقول تھا۔۔۔مغرب کے مادہ پرست ماحول میں اس کو قبول کرنے میں کوئی مانع بھی نہیں تھے ۔۔۔ رہے ایک انسانی ذہن میں جنم لینے والے فطری خدشات۔۔۔تو اپنی ہم عمر وہم وطن لڑکیوں نے انہیں جڑ سے اُکھاڑ پھینکا تھا۔۔۔اور کافی سے بھی زیادہ ڈھارس بندھ گئی۔۔۔لہذا اس نے دل وجان سے اسے قبول کرلیا اور ساتھ چلنے کی ہامی بھر لی۔۔۔

یہ نوجوان لڑکیاں۔۔۔آنے والے حالات سے بے خبر۔۔۔اپنی تمناؤں میں محو تھیں۔۔۔ان کے وہاں پہنچتے ہی کی دیر تھی کہ ان رہبر نے اپنا شرافت کا لبادہ اتار پھینکا۔۔۔اور اپنی مصنوعی ہمدردی کے خول سے باہر آگیا۔۔۔ان کے تو دل دہل گئے۔۔۔جب اس نے اپنی غلیظ و مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کے سامنے غلیظ پیشے کو ذکر کیا۔۔۔ اس آدمی کے مسلسل سبز باغ دکھانے کی وجہ سے نوبت یہاں تک آپہنچی کہ ساری لڑکیاں فکری طور پر اس کی ہم نوا بن گئیں۔۔۔سوائے اس ایک روسی دوشیزہ کے۔۔۔

وہ اپنے دین ''عیسائیت'' کی پختہ پیروکار تھی۔۔۔متعصب حامی۔۔۔اس نے صاف انکار کردیا۔۔۔وہ ہنس کر کہنے لگا: یم یہاں پردیس میں بے یارو مددگار ہو۔۔۔بھلا تمہارا اے پاس ہے ہی کیا؟ سوائے تن پر موجود کپڑوں کے!! خبردار! کسی خوش فہمی میں مت رہنا۔۔۔میں تمہیں ایک ٹکا نہیں دوں گا۔۔۔ تمہیں میری بات ماننی پڑے گی یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔لیکن یہ بھی اپنی دھن کی پکی تھی۔۔۔اپنی بات پر ڈٹی رہی۔۔۔بالآخر وہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا۔۔۔ڈرانا، دھمکانا شروع کردیا۔۔۔اس نے تمام لڑکیوں کو ایک فلیٹ میں ٹھہرایا تھا۔۔۔

اور ان سب کے پاس پورٹ اپنے پاس چھپالئے تھے۔۔۔سب لڑکیوں نے تھک ہار کر ہتھیار پھینک ڈال دئے۔۔۔اور اپنی عفت پر سودے بازی کرلی۔۔۔لیکن یہ اولوالعزم روسی دوشیزہ ہار ماننے کو تیار نہ تھی۔۔۔یہ اپنی پاک دامنی پر ثابت قدم رہی۔۔۔

وہ مسلسل دن رات، ہر لمحہ، ہر گھڑی اس شیطان صفت انسان کے سامنے روتی، گڑ گڑاتی رہتی۔۔۔اس کی منتیں کرتی۔۔۔رحم کی بھیک مانگتی، لکین اس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔۔۔وہ نہ تو اسے پاسپورٹ دینے پر تیار تھا۔۔نہ ہی اس کے وطن واپس بھیجنے پر رضامند۔۔۔پھر ایک دن اسے قدرت نے ایک موقع فراہم کیا۔۔۔فیلٹ کی تلاشی کے دوران اس کا پاسپورٹ اس کے ہتھے چڑھ گیا۔۔۔اس نے فوراً اٹھالیا۔۔۔اور فلیٹ سے نکل کر سڑک پر آگئی۔۔۔اس کے پاس سوائے تن پر موجود کپڑوں کے کچھ بھی نہ تھا۔۔۔بس منہ اُٹھائے چل رہی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کہاں جارہی ہے۔۔۔اس کا گھر تھا نہ گھرانہ۔۔۔مال واسباب، نہ دوست واحباب۔۔۔وہ بیچاری حیران وپریشان دائیں بائیں دیکھنے لگی۔۔۔اچانک اس کی نظر ایک نوجوان پر پڑی جو تین عورتیں کے ہمراہ چلا آرہا تھا۔۔۔اس کے نظر آتے وہ پر سکون ہوگئی۔۔۔اس کی طرف جھپٹی اور روسی زبان میں اس سے گفتگو کرنے لگی۔۔۔اس نوجوان نے معذرت کی کہ وہ روسی زبان سے واقف نہیں۔۔۔اس نے کچھ سوچا پھر پوچھا: کیاآپ انگریزی زبان میں گفتگو کر سکتے ہیں؟۔۔۔انہوں نے جب ہاں کہاتو وہ بہت خوش ہوئی۔۔۔پھر اچانک ہی وہ رونے لگی۔۔۔اس نے کہنا شروع کیا۔۔۔میں روس کی رہنے والی ہوں۔۔۔میرے ساتھ اس طرح کاواقعہ پیش آیاہے۔۔۔اور پوری کہانی سنادی۔۔۔پھر وہ کہنے لگی۔۔۔میرے پاس پیسے ہیں نہ ہی رہنے کا کوئی ٹھکانہ۔۔۔مین اپنے شہر واپس جاناچاہتی ہوں۔۔۔آپ لوگ مجھے صرف ایک دودن کے لئے رہائش دے دیں۔۔۔تاکہ مین اپنے گھروالوں سے اور بہن بھائیوں سے، جو روس میں رہتے ہیں مشورہ کرلوں۔۔۔یہ واقعہ سن کر وہ نوجوان (عمر) اس دوشیزہ کے متعلق سوچنے لگا۔۔۔اسے خیال گزرا کہ یہ کوئی دھوکہ باز اورفراڈ کرنے والی عورت بھی ہوسکتی ہے۔۔۔یہ دوشیزہ اس کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی اور رورہی تھی۔۔۔اس نوجوان نے اپنی والدہ اور بہنوں سے مشورہ کیا۔۔۔اور بالآخر وہ اسے اپنے گھر لے گئے۔۔۔

اس نے اپنے گھر والوں سے رابطہ شروع کیا۔۔۔لیکن بہت کوششوں کے باوجود بھی وہ اس میں کامیاب نہیں ہوسکی۔۔۔خطوط بھی بھیجے لیکن جواب ندارد۔۔۔اس دوران عمر اور اس کے گھر والوں نے یہ جان لیا کہ یہ عیسائی ہے۔۔۔انہوں نے اس کی خوب دل جوئی کی ،اس کا خیال رکھا،اور اپنوں کاسا سلوک کیا۔۔۔یہاں تک کہ وہ اپنےآپ کو گھر کا ایک فرد سمجھنے لگی۔۔۔اور ان سے محبت کرنے لگی۔۔۔لیکن جب انہوں نے اسے اسلام کی دعوت تو اس نے بہت سختی سے اس کا انکار کردیا، اور دینِ اسلام کے موضوع پر سرے سے بات کرنے ہی کو قبول نہ کیا،اس لئے کہ۔۔۔اس کا تعلق ''آرتھوڈکس'' سے تھا۔۔۔

عمر نے یہ صورتِ حال دیکھی، وہ مایوس توہوا، لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔۔۔وہ ''اسلامک سینٹر'' گیا۔۔۔وہاں سے روسی زبان میں اسلام کے متعلق بہت سی کتابیں لے آیا۔۔۔اس نے ان کتابوں کوپڑھنا شروع کیاتومتاثر ہوئی۔۔۔آہستہ آہستہ اس کے دل میں اسلام گھر کرنے لگا۔۔۔دن یونہی گزرتے گئے۔۔۔اِدہر عمر اور اس کے گھر والوں نے بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔۔۔بالآخر اسلام نے اس کے دل پر لگے تمام قفل توڑڈالے۔۔۔اور تعصب کے پردوں کو چاک کردیا۔۔۔وہ مسلمان ہوگئی اس کے کفر کی طرح اسلام بھی پختہ تھا۔۔۔اب وہ دینی تعلیمات کا اہتمام کرنے لگی تھی۔۔۔نیک کاموں،اور دینی مجالس کی شوقین ہوگئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے گھر وشہر کو بھی بھلادیا تھا۔۔۔اب لوٹ کے وہاں جانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ ڈرتی تھی کہ کہیں وہ دوبارہ عیسائیت کی طرف مائل نہ ہوجائے۔۔۔

(جاری ہے)

میں مسلماں ہوں سنو لوگو

میں مسلماں ہوں سنو لوگو یہ نعرہ میرا
صرف کشمیر ہی نہیں ہند ہے سارا میرا

جہدِ افغان نے میرے خوں کو حرارت دے دی
انتفاضہ نے میرے عزم کو ہمت دے دی
شوقِ آزادی نے جذبات کو شدت دے دی
میں ہوں حق پر مجھے قرآں نے بشارت دے دی

میرے جذبے کہاں پابند ہیں زنجیروں کے
عمر گزری ہے میری شمشیروں کے سائے میں

میں مسلماں ہوں میری جنگ ہے افکار کی جنگ
ہم کبھی لڑتے نہیں درہم و دینار کی جنگ
کفر سے رہتی ہے اسلام کے احرار کی جنگ
جبر کے دور میں جرأت اظہار کی جنگ

ہم سے مانگو تو سہی خونِ جگر بھی دیں گے
نام اسلام کا آئے گا تو سر بھی دیں گے

اور ہی ہوتے ہیں فرعونوں سے ڈرنے والے
تم نے دیکھے ہی نہیں جاں سے گزرنے والے
نذر اپنا سر و تن دین پہ کرنے والے
عرصئہ جنگ میں ہنس ہنس کے اترنے والے

ہم وہ مسلم ہیں کہ فرعون کو برباد کریں
اپنی جانوں کے عوض شریعت کا نفاذ کریں
اے مسلمانوں اٹھو دینِ مبیں کی خاطر
قبضہ کفر میں قدس کی آزادی کی خاطر

میں مسلماں ہوں سنو لوگو یہ نعرہ میرا
صرف کشمیر ہی نہیں ہند ہے سارا میرا
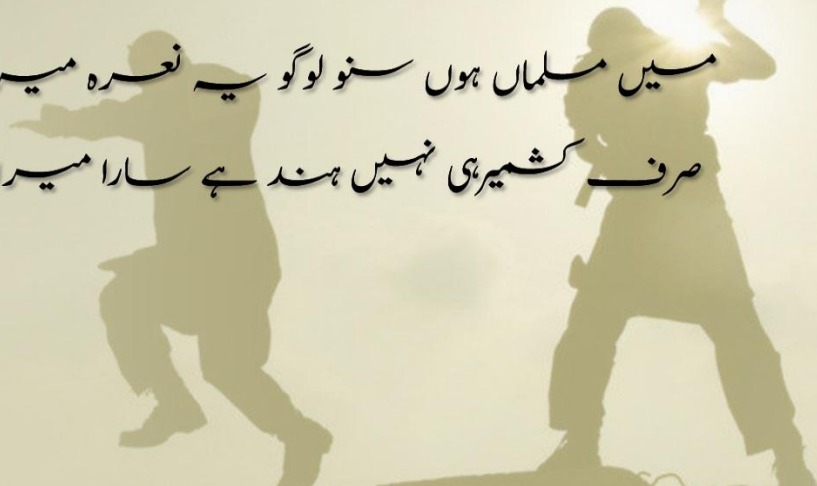
انسانیت کی مشکلات کا واحد حل

''انسانیت کی مشکل کا صرف ایک ہی حل ہے اور وہ یہ ہے کہ عالمگیر قیادت اور زندگی کی جہاز رانی ان مجرموں اور انسانیت کے خون سے رنگین ہاتھوں سے نکل کر۔۔۔ جنہوں نے انسانیت کے قافلہ کو غرق کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔۔۔ان امانت دار، فرض شناس، خدا ترس، تجربہ کار ہاتھوں کی طرف منتقل ہو جو انسانیت کی جہاز رانی کے لئے روزِ ازل سے بنائے گئے ہیں۔ نتیجہ خیز اور کار آمد انقلاب صرف یہ ہے کہ دنیا کی رہنمائی اور انسانیت کی سربراہی جاہلیت کے کیمپ سے۔۔۔ جس میں برطانیہ، امریکہ، روس اور ان کی حاشیہ بردار مشرقی اور ایشیائی قومیں ہیں اور جس کی زمامِ قیادت مترفین اور اکابر مجرمین کے ہاتھوں میں ہے۔۔۔ منتقل ہو کر اس امت کے ہاتھ میں آجائے جس کی قیادت انسانیت کے معمارِ اعظم، رحمتِ دوعالم، سیدِ اولادِ آدم محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہے، جو اس دنیا کی تعمیر، نو اور انسانیت کی نشأۃ ثانیہ کے لئے محکم اور واضح اصول و تعلیمات رکھتی ہے اور جس کا ایمان دنیا کو اس وقت کی جاہلیت سے اسی طرح نکال سکتا ہے جس طرح اس نے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے نکالا تھا''۔

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، ص ۳۲۹)